روزنامہ الفضل ربوہ

فون 213029

CPL 61

قائم مقام ایڈیٹر
یوسف سہیل شوق

جلد 47-82 نمبر 162 | جمعرات 18 ربیع الاول ۔1418ھ 24 وفا 1376ھش 24 جولائی 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ مادر پدر آزاد کبھی خیروبرکت کا منہ نہ دیکھیں گے۔ پس نیک نیتی کے ساتھ اور پوری اطاعت اور وفاداری کے رنگ میں خدا رسول کے فرمودہ پر عمل کرنے کو تیار ہو جاؤ۔ بہتری اسی میں ہے' ورنہ اختیار ہے ہمارا کام صرف نصیحت کرنا ہے۔

میں یہ بھی اپنی جماعت کو نصیحت کرنی چاہتا ہوں کہ وہ عربی سیکھیں کیونکہ عربی کی تعلیم کے بدوں کلام الٰہی کا مزا نہیں آتا۔ پس ترجمہ پڑھنے کے لئے ضروری اور مناسب ہے کہ تھوڑا تھوڑا عربی زبان کو سیکھنے کی کوشش کریں۔ آج کل تو آسان آسان طریق عربی پڑھنے کے نکل آئے ہیں (کلام الٰہی) کا پڑھنا جبکہ (۔) فرض ہے تو کیا اس کے معنے یہ ہیں کہ عربی زبان سیکھنے کی کوشش نہ کی جاوے اور ساری عمر انگریزی اور دوسری زبانوں کے حاصل کرنے میں کھو دی جاوے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 196)

دعوتِ الی اللہ اپنی اور دوسروں کی اصلاح کا ذریعہ ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

کلام الٰہی سے ہمیں معلوم ہوتا ہے وہ قوم زندہ نہیں رہتی اور وہ قوم کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ جو اپنی مذہبی اور دینی حیثیت قائم نہیں رکھتی اور ہرگز وہ اپنے اخلاق کو اس وقت تک درست کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ وہ قوم (دعوت الی اللہ) میں مشغول نہیں ہوتی۔ ہمارا سارا کام اسی نقطہ کے گرد چکر کھاتا ہے اور اسی مرکز کے گرد گھوم رہا ہے۔ ہماری اور دوسروں کی اصلاح کا ذریعہ یہی ہے۔ ہماری اور دوسروں کی فلاح اسی کے ذریعہ ہے۔ وہ واحد غرض بھی کہ خدا تعالیٰ کے جلال کو پورے طور پر دنیا میں ظاہر کیا جائے۔ اسی سے پوری ہو سکتی ہے۔(۔) اگر ہم اس کو استعمال کریں تو یہی وہ ہتھیار ہوگا جو ایک ہی وار میں ان تمام مقاصد کو پورا کر جاتا ہے۔ اگر ہم اس کو استعمال کریں تو یہی وہ ہتھیار ہو گا جو ایک ہی وار میں ان تمام مقاصد کو پورا کر جاتا ہے۔ اگر ہم اس کو چلائیں۔ تو ایسا ہتھیار ہو گا جو ایک ہی وار میں ان تمام مقاصد کو پورا کر جاتا ہے۔ اگر ہم اس کو چلائیں۔ تو ایسا ہتھیار ہمارے نفسوں کی بھی اصلاح کرتا چلا جاتا ہے اور دوسروں کو بھی اصلاح پانے کے قابل بناتا ہے۔ وہ (دعوت الی اللہ) کی تلوار جو ہمارے ہاتھوں میں ہے۔ ہمارے لئے ہلاکتوں کے دروازوں کو بند کرتی ہے اور اس آگ کو دور کرتی ہے جو ہمارے ارد گرد ہوتی ہے۔ کیونکہ جو شخص بھی ہماری (دعوت الی اللہ) سے متاثر ہو کر سچائی کو قبول کرتا ہے بے شک وہ ہدایت پاتا ہے لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ آگ بھی جو ہمارے گھر کے پاس تھی اور بھی دور چلی گئی۔

(دعوت الی اللہ) سے ہی خدا کا جلال دنیا میں ظاہر کیا جا سکتا ہے اور (دعوت الی اللہ) ہی سے شیطان کا سر بھی کچلا جا سکتا ہے۔ لیکن افسوس کہ ہماری جماعت کے افراد اس بارے میں غافل ہو رہے ہیں اور اس کی طرف اتنی توجہ نہیں کرتے جتنی کہ اس طرف کرنی چاہئے۔ اگر دس پندرہ شخصوں نے اتنی بڑی جماعت میں اس طرف خیال کر لیا۔ تو کیا کر لیا۔ اتنی بڑی ضرورت کے لئے دس پندرہ ہوئے ہی کیا؟

میں جب یہ کہتا ہوں کہ ہماری جماعت کے دس پندرہ آدمی ہی صرف اس کام کی اہمیت سمجھتے اور اسے کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ تو یہ مبالغہ نہیں ہے بلکہ حقیقت الامر ہی یہ ہے کہ ہماری جماعت کے افراد اس طرف سے غافل ہیں اور دس پندرہ سے زیادہ نہیں جو (دعوت الی اللہ) میں مصروف ہیں۔ حالانکہ (دعوت الی اللہ) ایک فرض ہے جو ہر ایک کے ذمہ ہے اور ہماری جماعت تو اور بھی

باقی صفحہ 7 پر

> جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم انسان کے شامل حال نہ ہو۔ انسان کسی سے کوئی فائدہ اٹھا ہی نہیں سکتا
>
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

پروگرام جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ برطانیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے لائیو خطابات

امسال بھی جماعت احمدیہ برطانیہ کے 32 ویں جلسہ سالانہ کے تمام پروگرام و تقاریر احمدیہ ٹیلی ویژن پر لائیو ٹیلی کاسٹ ہونگی۔ احباب کی رہنمائی کے لئے جلسہ سالانہ برطانیہ کا پروگرام ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔
تمام اوقات پاکستانی وقت کے مطابق ہیں۔

جمعہ 25۔جولائی 1997ء

7-00 پرچم کشائی (لوائے احمدیت)
7-30 تلاوت عربی قصیدہ اور اردو نظم
8-00 (رات) افتتاحی خطاب حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔دعا
12-00 (رات) عالمی مجلس عرفان حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (بزبان اردو)

ہفتہ 26۔ جولائی 1997ء

دوسرا اجلاس

2-00 (دوپہر) تلاوت مع اردو ترجمہ و اردو نظم
2-15 تقریر اعجاز کلام الٰہی (انگریزی) مکرم مظفر احمد کلارک صاحب آف برمنگھم
2-40 تقریر لیکھرام کی ہلاکت۔ صداقت دین حق کا تابندہ نشان (انگریزی) مکرم اسماعیل بی۔ کے آڈو صاحب سابق سفیر گھانا
3-05 تقریر آیت استخلاف کی تشریح (انگریزی) مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب نائب امیر برطانیہ و امام بیت الفضل لندن
3-35 اردو نظم
3-45 خطاب حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (از جلسہ گاہ مستورات)

تیسرا اجلاس

8-00 (رات) تلاوت' فارسی قصیدہ اور اردو نظم
8-30 (رات) خطاب حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

اتوار 27 جولائی 1997ء

چوتھا اجلاس

2-00 تلاوت مع اردو ترجمہ و اردو نظم
2-15 تقریر کلام الٰہی کی تحدیوں اور پیشگوئیوں کا فلسفہ (اردو) مکرم نصیر احمد قمر صاحب ایڈیشنل وکیل الاشاعت و مدیر اعلیٰ الفضل انٹرنیشنل لندن
2-45 تقریر دور حاضر کے دو اہم تقاضے۔ دعوت الی اللہ و تربیت (انگریزی) مکرم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ
3-15 معزز مہمانوں کے مختصر خطابات
3-30 عالمی مجلس عرفان (انگریزی)
5-00 عالمی بیعت

اختتامی اجلاس

8-00 (شام) تلاوت اور اردو نظم
8-30 اختتامی خطاب حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔دعا

درخواست دعا

○ مکرم قریشی منیر احمد صاحب 61-ایڈن ولاز ماڈل ٹاؤن لاہور جو مکرم پیر افتخار احمد صاحب کے نواسے اور قریشی امیر احمد صاحب برادرزادہ حضرت امام جماعت احمدیہ الاول کے بیٹے ہیں' زیادہ بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی جلد اور کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

24- وفا 1376 ھش   24- جولائی 1997ء

اللہ کی رحمتوں کی موسلا دھار بارش

ربوہ اور اطراف کے علاقوں میں شدید گرمی کے چند ہفتوں کے بعد اللہ کی رحمت کے بادل موسلا دھار برس رہے ہیں۔ گرمی سے ترسی ہوئی زمینیں سیراب ہو چکی ہیں۔ ہر طرف سبزہ کھل رہا ہے۔ ٹھنڈی ہوائیں گرمی کے ماروں کو نہال کر رہی ہیں۔ اللہ کی رحمت اور اس کے فضل پر ہر دل وفور محبت میں حمد و ثناء کے ترانے گا رہا ہے۔

ہیں تیری پیاری نگاہیں دلبرا اک تیغ تیز
جس سے کٹ جاتا ہے سب جھگڑا غم اغیار کا

شدید گرمی کے بعد ٹھنڈی ہواؤں کے یہ جھونکے ایسے بے اختیارانہ جذبات پیدا کرتے ہیں کہ دل مولا کریم کے شکر سے بھر جاتا ہے۔ اور دل سے دعا نکلتی ہے کہ اے مولا! تو ہمیں اپنی رحمتوں کا حقیقی شکر ادا کرنے کی توفیق دے۔ کیونکہ تیرے فضلوں کا صحیح معنوں میں شکر ادا کرنے کا حق بھی تیری عطاء اور توفیق سے ہی ممکن ہے۔ ورنہ کتنے ہی لوگ ناشکرے بن کر گھر آئی رحمتوں اور فضلوں سے دور چلے جاتے ہیں۔

مولا کی طرف سے باران رحمت کے نزول کے یہ دن ایسے موقعے پر آئے ہیں کہ جلسہ سالانہ برطانیہ میں صرف گنتی کے دو ایک دن باقی رہ گئے ہیں۔ ہمارا یہ جلسہ سالانہ بھی ہمیشہ اللہ کی رحمتوں اور موسلا دھار بارش کی طرح برستے ہوئے خدائی فضلوں کے نظارہ کا ایک ایسا یادگار موقع ہوتا ہے جس کی لذت اور شیرینی سارا سال قائم رہتی ہے۔ حتیٰ کے اگلا جلسہ سالانہ مولا کی محبتوں اور عنایتوں کے نئے نئے پہلو لئے آجاتا ہے۔ اور دل ایک بار پھر مولا کی محبت سے سرشار ہو جاتے ہیں۔ یہ وہ حقیقی زندگی کے مظاہر ہیں جن کا منبع مولا کریم پیارے رحیم و کریم کی محبت سے پھوٹتا ہے۔ اور دنیا کی ساری تلخیوں اور تکالیف کو آن واحد میں بھلا کر اللہ کی عطا کردہ زندگی مسرتوں اور خوشیوں کا ایک بے کنار سمندر نظر آنے لگ جاتی ہے۔

جلسہ سالانہ برطانیہ کا یوں تو ہر روز اور ہر ساعت ایسی پر لطف اور پر مسرت ہوتی ہے کہ ہم جیسے مہجوروں کی یہی خواہش اور تڑپ رہتی ہے کہ ہر وقت ٹیلی ویژن کے سامنے بیٹھے رہیں۔ محبوب چہرہ بار بار سامنے آ تا رہے۔ غالبؔ کا یہ شعر شاید اس موقعہ کے مناسب حال ہے۔

دل ڈھونڈتا ہے پھر وہی فرصت کے رات دن
بیٹھے رہیں تصور جاناں کئے ہوئے

اس جلسہ سالانہ کی مسرتوں میں دل کو سرشار کر دینے والی ایک بہت بڑی خوشی عالمی بیعت کی ہوتی ہے۔ جلسہ سالانہ کے آخری دن ٹیلی ویژن کی سکرین پر ایک عجیب و غریب نظارہ دیکھنے میں آتا ہے۔ جماعت احمدیہ کے امام اس سال کے عرصے میں اللہ کی رحمت اور فضل کے پھلوں کا اعلان کرتے ہوئے دنیا کی لاتعداد زبانوں میں ان نئی روحوں سے عہد بیعت لیتے ہیں۔ حضرت صاحب بیعت کے الفاظ دوہراتے ہیں اور ان کی اقتداء میں دنیا کے کونے کونے میں موجود احمدی مرد و زن اپنی اپنی زبان میں ان الفاظ کو دوہراتے ہیں۔ روحانی طیور کے چہچہانے کی یہ آوازیں روحوں کو ایک انوکھی محبت میں سرشار کر دیتی ہیں۔ دنیا کی نظروں نے کب یہ حیران کن نظارہ دیکھا ہوگا۔ کہ دنیا کے بے شمار قومیتوں، بہت سے ملکوں اور متعدد علاقوں کے لوگ ایک جگہ صرف اللہ کے نام کو بلند کرنے کے لئے جمع ہیں۔ کوئی دنیاوی لذت ان کے پیش نظر نہیں، کوئی مادی مفاد ان کے ذہنوں میں نہیں کوئی گھٹیا سوچ ان کے دماغوں میں نہیں آتی۔ کسی کا رنگ گورا ہے کسی کا کالا، کوئی عرب کا چہرہ ہے کوئی مشرق بعید کی پیلی رنگت کا حامل ہے۔ اب تو ان چہروں میں یورپ کے سرخ و سپید رنگ کے لوگ بھی بڑی تعداد میں نظر آ رہے ہیں۔ اگرچہ اب بھی غالب اکثریت انہی چہروں کی ہے جو بدن کے سیاہ مگر دل کے سفید نورانی وجود ہوتے ہیں۔ دنیا بھر کی قوموں کا اللہ کے نام پر یہ اجتماع دنیا بھر میں اپنی نظیر آپ ہے۔ ایک خدا کو ماننے والے ایک خدا سے محبت کرنے والے، اس سے اپنے من کی مرادیں اور دل کا سکون مانگنے والے اور جھولیاں بھر بھر کر اللہ کی رحمتوں کو لوٹنے والے لوگوں کا ایسا حسین اجتماع بھلا اور کہاں نظر آیا ہوگا۔ اور سچ تو یہ ہے کہ جب یہ سے دنیا بنی ہے، جب سے انسانوں کی تاریخ انسانوں نے محفوظ کرنی شروع کی ہے۔ دنیا کے کسی دور میں، کسی ملک میں اور کسی علاقے میں اللہ کے نام پر اتنی زیادہ قوموں کے اتنی زیادہ زبانوں کے بولے جانے کی آوازیں اور کہیں نظر نہیں آتیں۔

اور پھر یہی نہیں دنیا بھر کے کونے کونے میں ایک ہی وقت میں ایک ہی ساعت میں ایک ہی لمحے میں یک زبان ہو کر اللہ کے نام کی اطاعت کا دم بھرنے والوں کا نظارہ اور کہیں نظر نہیں آتا۔ یہ احمدیہ ٹیلی ویژن کا اعجاز ہے۔ یہ احمدیت کی دولت ہے۔ یہ مولا کریم رحیم و رحمان کی نعمتوں کی وہ موسلا دھار بارش ہے جس کے سامنے ربوہ اور پاکستان بھر میں گذشتہ چار پانچ روز سے جاری مسلسل بارشوں کی کوئی بھی حقیقت نہیں۔ یہ بارش تو ہمیں اللہ کی رحمتوں اور فضلوں کے وہ نظارے یاد دلانے آئی ہے جو سارا سال اللہ تعالیٰ کی طرف سے جماعت احمدیہ پر ہوتے رہتے ہیں۔ اور بر جن کا اجتماع اور بھرپور نظارہ ہمیں جلسہ سالانہ پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے روح پرور خطابات سے ہوتا ہے۔ جلسہ سالانہ پر آنے والے دنیا بھر کے احمدیوں کے نورانی چہرے دیکھ کر ہوتا ہے اور جلسہ سالانہ کے نظام کی ایک ایک اینٹ ہمیں یاد دلاتی ہے کہ اے احمدیو! تمہارا ایک مولا ہے جو تم سے بے انتہا محبت کرتا ہے۔ جس کی محبت ماں کی محبت سے کہیں زیادہ بڑھ کر ہے۔ اس لئے اس مولا کی محبت کا جواب بھی اسی محبت سے دو۔ دن رات اللہ کے شکر گزار بندے بن جاؤ۔ ہر لمحہ اور ہر آن اس کی محبت اور پیار کی دنیا میں بسے رہو۔ یہی وہ دنیا ہے جس میں بسنے کے لئے آپ کو پیدا کیا گیا ہے۔

خدا تعالیٰ ہر احمدی کو اس دنیا کا مکین بنائے رکھے۔ اپنی رحمت کی موسلا دھار بارش سے بھگوئے رکھے۔ آمین۔

تری خفگی تو جان لیوا ہے
میں ترے پیار سے بھی ڈرتا ہوں
دیکھ کر تجھ کو جی رہا ہوں میں
اور سچ ہے تجھی پہ مرتا ہوں
جینا مرنا تو تیرے ہاتھ میں ہے
میں یونہی اس پہ غور کرتا ہوں

ابو الاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلام مصطفیٰ تبسم

محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب بھامبڑی سے انٹرویو

1995ء کے بعد خاکسار محلہ میں ہر طرح کی خدمت کے لئے صدارت کے علاوہ کمربستہ رہا کلام الٰہی کی کلاس بھی خاکسار لیتا رہا۔ مجھے مطالعہ کا بہت شوق ہے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا روحانی خزائن کا تیئس جلدوں کا سیٹ تین سے زائد بار پڑھا ہے مکمل۔ عربی فارسی اور اردو کے سینکڑوں اشعار خاکسار کو زبانی یاد ہیں۔

تحفہ بغداد میں
سے مولانا نے حضرت بانی سلسلہ کا منظوم کلام سنایا جس کا ترجمہ یہ ہے کہ

○ اے خدا جب تک تُو مجھے زندہ رکھ مجھے اپنی محبت میں زندہ رکھ اور تیری محبت ہی میں میرا انجام ہو اس جہان میں بھی تُو میرا مولا ہے اور اگلے جہان میں بھی تُو میرا مولا ہے۔

○ اب ہمیں کوئی غم اور فکر نہیں رہا کیونکہ ہمارا سارا توکل اور بھروسہ اللہ تعالیٰ پر ہے اور جس کا خدا ہو جائے اس کو کیا غم ہو گا۔ خدا داری چہ غم داری

○ اے میرے بھائی ہمیشہ آخری دن کو موت کو ہمیشہ پیشِ نگاہ رکھو اور اگلے جہان میں کوچ کرنے سے پہلے پہلے اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرلے۔

○ اپنے تمام کینوں اور بغضوں کو دل سے نکال کر باہر پھینک دے کیونکہ یہ ساری کی ساری زہریں ہیں۔ ان کو کھا کر تم بچ نہیں سکتے اس واسطے ان زہروں سے اپنے نفس کو، دل کو پاک کرلو۔

آپ نے کلام محمود سے بھی چند شعر سنائے۔ ترنم کے ساتھ۔۔

ذکرِ خدا پہ زور دے ظلمت دل مٹائے جا
گوہرِ شب چراغ بن دُنیا میں جگمگائے جا

اور بھی چار شعر سنائے۔

درعدن سے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے بھی شعر ترنم سے سنائے۔

رکھ پیشِ نظر وہ وقت بہن جب زندہ گاڑی جاتی تھی
گھر کی دیواریں روتی تھیں جب دُنیا میں تو آتی تھی
جب باپ کی جھوٹی غیرت کا خوں جوش میں آنے لگتا تھا
جس طرح جنا ہے سانپ کوئی اس طرح ماں گھبراتی تھی

حضرت امام جماعت الرابع کے اشعار بھی بہت سے ان کو یاد ہیں۔ وقف جدید کے متعلق بتایا

خاکسار وقف جدید میں معلمین کی کلاس بھی لیتا رہا ہے بیسیوں شاگرد ہیں جو کہ نگرپارکر سے لے کر ہر شہر کے ہر دیہات میں خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

محلہ کے کام کو چلانے کے طریق کے بارہ میں بتایا کہ۔

1952ء سے میرا یہ طریق رہا ہے کہ سب کو ساتھ لے کر چلوں جو نہیں آتا یا کبھی سُست ہو جاتا خاکسار اس کے گھر پر جا کر اس کی خیریت معلوم کرتا اور پھر بعد میں جاننے کی کوشش کرتا ہے کہ کیا وجہ ہوئی کام کرنے سے کیوں قاصر رہے۔ پیار سے۔ خاموشی کے ساتھ، محبت کے ساتھ، چُپ کر کے سمجھانے سے مجھے بہت تعاون ملا ہے۔

موجودہ مجلس عاملہ کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ مولوی عبدالغفور صاحب سیکرٹری مال ہیں۔ واہلہ صاحب سیکرٹری امور عامہ ہیں، بشارت احمد صابر صاحب سیکرٹری تحریک جدید ہیں۔ مقبول احمد امینی وقف جدید کے سیکرٹری ہیں، چوہدری ظفراللہ صاحب سیکرٹری وقفِ نو ہیں، چوہدری منور احمد سیکرٹری جائیداد ہیں۔ تمام سیکرٹریان کا خاکسار سے مثالی تعاون ہے اللہ کے فضل سے خاکسار ان سب کو عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہے احترام کی نگاہ سے دیکھتا ہوں سب کا شکرگزار ہوں وہ مجھے صدارت کے قابل سمجھتے ہیں اور مرکز کا شکرگزار ہوں کہ مجھے خدمت کی سعادت نصیب کر رہا ہے۔

چندوں کے متعلق بتاتے ہوئے کہا

سیکرٹری مال صاحب کے ساتھ اکثر خاکسار کو چندے کے لئے جانے کا موقع ملتا ہے تو جماعت کو اللہ نے جو دل عطا کئے ہیں اس کی مثال پُوری دنیا میں کہیں نہیں ملتی۔ اللہ جماعت کے چندوں میں برکت ڈالے۔ آمین۔

بیوت میں حاضری، خطبات میں سب کی حاضری، اجلاسات میں حاضری کے متعلق بتایا خدا کے فضل سے ہمارے محلہ کا ایک مقام ہے اور اس میں ہماری صدرانِ لجنہ کا ہمیں بہت تعاون حاصل ہے ہماری لجنہ بہت فعال ہیں اللہ کے فضل سے۔ ہر موقعہ پر، ہر طرح سے، ہمارے ساتھ تعاون کرتیں ہیں۔ بہت محنت سے کام کرنے والیاں ہیں۔ اس میں ہماری صدران لجنہ محترمہ عفت بی بی صاحبہ جو محترم ڈاکٹر منیر احمد خان صاحب سیکرٹری امور عامہ ربوہ کی والدہ محترمہ اور محترم ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب کی اہلیہ ہیں اور محترمہ نسیمہ صاحبہ چوہدری عبداللطیف صاحب سندھ والے کی اہلیہ محترمہ ہیں۔ اللہ انکو زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

چوہدری عبدالمجید خان صاحب کا بتاتے ہوئے کہتے ہیں۔

ہماری عاملہ میں محترم چوہدری عبدالمجید خان صاحب اپنی زندگی میں سیکرٹری امور عامہ رہے ہیں بہت تعاون کرنے والا وجود تھا سلسلہ کے بہت مخلص خادم تھے۔ جب بھی خاکسار نے ان کو کسی ڈیوٹی کے لئے بلایا وہ فوراً تشریف لے آتے۔ محترم پروفیسر ڈاکٹر نصیر خان صاحب سے ہمیشہ محلہ کی بہتری کے لئے مشورے لیا کرتے تھے بہت تعاون کرنے والے۔چندوں میں۔ (عبادت) میں۔ بہت ہی پُرکشش وجود تھا۔

محترم کرنل ایاز محمود احمد خان صاحب کے متعلق بتاتے ہوئے کہتے ہیں۔

محترم کرنل صاحب خاکسار کے شاگردوں میں سے ہیں۔ جب سے اللہ نے ان کو صدارتِ عمومی کی خدمات سے نوازا ہے جب سے یہ صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ بنے ہیں بعض لحاظ سے بہت سے کام آگے بڑھے ہیں۔ جن میں سرفہرست ربوہ میں خطبات کے دوران دکانوں کا نہ کُھلنا۔ بیوت کی حاضری بڑھانا۔ درس کی کتابیں شائع کروا کر محلہ جات کی بیوت میں باقاعدگی سے درس دلوانا۔ کلام الٰہی اور حدیث کا۔ واقفین نو کی زبانیں سکھانے کی کلاسوں کے اجراء کرنے میں تعاون۔ پہرہ جات اور ربوہ میں رات کو گاڑیوں کے ذریعہ پٹرولنگ کرنا۔ سڑکیں وغیرہ بنوانا۔ اور دیگر بہت سے کام ان کے ذریعہ اللہ کے فضل سے سرانجام ہوئے۔ پانی کی دقت بھی کافی حد تک دور کرنے کی کوشش کی۔ خاکسار کو ایک بار بتایا گیا کہ صدر صاحب عمومی رات گیارہ گیارہ کئی بار بارہ بجے تک بھی دفتر میں بیٹھ کر کام کرتے ہیں۔ سرکاری افسر رہے ہیں ان کا حلقہ احباب بھی بہت وسیع ہے۔

اسی طرح محترم حکیم خورشید احمد صاحب کا ذکر کرتے ہوئے محترم مولانا کہتے ہیں۔

بہت محنتی اور عالم آدمی تھے ان کی صدارتِ عمومی کے دوران بھی اللہ نے ان پر فضل کرتے ہوئے ان کو بہت خدمت کا موقعہ دیا۔ دارالعلوم دیوبند کے تعلیم یافتہ تھے حدیث کے عالم تھے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ کو خطوط لکھنے کے بارہ میں کہتے ہیں:

حضرت صاحب امام جماعت احمدیہ کو ایک ماہ میں دو تین بار ضرور دعائیہ خطوط لکھتا ہوں۔ کئی بار حضرت صاحب "پیارے" کا استعمال فرماتے ہیں تو بہت خوشی ہوتی ہے۔

روزنامہ الفضل کے متعلق بتاتے ہوئے کہتے ہیں۔

گزشتہ نو سال سے ہیں "الف" سے لے کر "ے" تک پڑھتا ہوں بہت جدت ہے اب والے الفضل میں نسیم سیفی صاحب نے ہر لحاظ سے اس میں بہتری پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ ارشادات حضرت بانی سلسلہ۔ ارشادات امام جماعت احمدیہ، افکار عالیہ، علمی مسائل تلقین عمل، اچھی اچھی باتیں خطبات، شذرات خبریں یہ سب بہت دلچسپ ہیں اداریہ بھی شوق سے پڑھتا ہوں قطعات تو بہت شوق سے پڑھتا ہوں اور داد دینی پڑتی ہے کہ روزانہ نیا قطعہ۔ یہ سب نسیم سیفی صاحب پر اللہ کا فضل ہے اور حضرت صاحب کی دعائیں۔

حضرت بانی سلسلہ کے ایک رفیق کے متعلق بتایا۔

کہ حضرت مولوی قدرت اللہ سنوری صاحب نے خاکسار کو خود بتایا کہ بڑی دیر تک ہم اولاد سے محروم رہے ایک دن میری اہلیہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور دعا کے لئے کہا تو حضرت صاحب نے شفقت سے ہاتھ پھیر کر فرمایا۔ اللہ فضل کرے گا۔ تو حضرت بانی سلسلہ کی برکت سے اللہ نے مجھے چودہ بچے عطا فرمائے حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری بڑے فیاض، بڑے منکسرالمزاج تھے یہ واقعہ انہوں نے مجھے سنایا اور آج تک مجھے ویسے کا ویسا یاد ہے ایسے لگتا ہے کہ حضرت صاحب کے رفیق آج بھی میرے سامنے ان کی برکتوں کا ذکر کر رہے ہیں۔

ایک اچھی بات

ہمیں اپنے خیال اور اپنے اعمال کا تجزیہ کرتے رہنا چاہئے تاکہ اچھے خیال اور اچھے اعمال کو آسانی سے اپنایا جا سکے۔

حضرت مولانا محمد حسین صاحب سبز پگڑی والے بھی ہمارے محلہ میں رہتے تھے ان کے بھی بہت ایمان افروز واقعات سناتے ہیں۔

اپنی غذا کے متعلق بتایا کہ نارمل کھانا بالکل سادہ کھاتا ہوں لسی پیتا ہوں صبح۔ بچپن سے لے کر اب تک گڑ کا استعمال کرتا ہوں۔ سیر روزانہ پیدل کرتا ہوں چار پانچ میل تقریباً روزانہ چلتا ہوں۔ ہسپتال جانا۔ بہشتی مقبرہ جانا۔ عبادت کرنا جہاں جانا ہو پیدل کو ترجیح دیتا ہوں۔

مولانا کے دو بیٹے ہیں۔ ڈاکٹر منیر احمد صاحب P.hd نیویارک امریکہ اور دوسرے محمد انور ہیں وہ جرمنی میں مقیم ہیں۔ بیٹیاں تین ہیں۔

سکول اور دفتر میں پہنچنے کے متعلق بتایا

آج تک کبھی لیٹ نہیں ہوا ہمیشہ سکول سے لے کر 1995ء تک نصف گھنٹہ یا بیس منٹ تک دفتر کھلنے سے قبل جانے کی کوشش کی پگڑی زمانہ اطفال سے پہننی شروع کی اور آج تک یہی دستور ہے۔ پرائمری سکول سے یہ عادت ہے کھیلوں میں کبڈی اور پنجابی کھیل کھید وکھونڈی (آج کل کی ہاکی) کی قائمقام کھیلا کرتے تھے کوئی نمایاں پوزیشن کبھی نہیں آئی۔

ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں

ایک بار حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر صاحب جب ناظم صاحب ارشاد تھے تو ایک دن میں اور محترم صوفی خدا بخش زیروی صاحب دفتر میں بیٹھے ہوئے تھے حضرت صاحب نے فرمایا صوفی صاحب۔ ابراہیم صاحب سے بنی پکڑیں گے تو صوفی صاحب نے کہا جی پکڑوں گا۔ حضرت صاحب کے ارشاد پر جب صوفی صاحب نے بنی میری پکڑی تو میں نے فوراً چھڑوالی اور جب میں نے پکڑی تو وہ چھڑوا نہ سکے۔ اس کے بعد حضرت صاحب فرمانے لگے صوفی صاحب آپ کو کیا ہو گیا ہے۔ اس پر خاکسار نے حضرت صاحب سے عرض کیا کہ خاکسار دو انگلیوں سے بھی بنی چھڑا سکتا ہے حضرت صاحب کے کہنے پر صوفی صاحب نے پکڑی تو دو انگلیوں سے چھڑالی ایک بات اس سلسلے میں کہوں گا کہ محترم صوفی خدا بخش صاحب میں مقابلے کی ہمت ہے اور آخر وقت تک ان کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ اس کو جیت جائیں یہ بہت اچھی عادت ہے، بہت نیک، کم گو اور اچھے انسان دوست آدمی ہیں۔ بہت دعا گو بزرگ ہیں۔ حبیب الرحمٰن صاحب زیروی کے والدِ محترم ہیں جو کہ لائبریری میں اسسٹنٹ ہیں اور خاکسار کے شاگرد ہیں۔ بہت معروف خدمت کرنے والے خادم سلسلہ ہیں۔

تلاوت کے متعلق بتایا کہ روزانہ صبح ایک پارہ کم از کم ضرور پڑھتا ہوں آٹھ نو پارے مجھے زبانی یاد ہیں ان کی اکثر راہ چلتے تلاوت کرتا رہتا ہوں۔

خطبات کے متعلق بتایا کہ۔

ہمارے محلہ کے 177 گھر ہیں اور 675 کے قریب اطفال خدام، انصار اور ناصرات و لجنات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں خطبہ سننے کے لئے بیوت کے علاوہ تیس کے قریب سنڑ ہیں جہاں پر کثرت سے احباب حضرت صاحب کے خطبات سے منوّر ہوتے ہیں۔ ہمارے جائزے کے مطابق بہت زیادہ تعداد میں احباب خدا کے فضل سے ان پروگراموں میں حصہ لیتے ہیں احمدیہ ٹیلی ویژن نے حضرت صاحب کے بابرکت دور میں ہمارے لئے بہت ہی روحانی تسکین کا سامان مہیا کیا ہے۔ نظموں‘ زبانیں سکھانے کے پروگرام۔ کھیل کے پروگرام۔ ذہنی آزمائش کے پروگرام۔ تلاوت کلام الٰہی۔ کھانے پکانے کے پروگرام۔ دعوتِ الی اللہ کے پروگرام۔ بزرگانِ سلسلہ کی تقاریر۔ مجالسِ عرفان‘ مجالسِ سوال جواب‘ عربی پروگرام‘ بنگالی پروگرام جلسہ ہائے امریکہ کینیڈا‘ لندن کا لائیو براہ راست نشر کرنا یہ ایک نعمت ہے جو اور کسی کو دُنیا میں نصیب نہیں ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ اس روحانی نہر سے فیض یاب ہوں اور اور اپنے بچوں کو بھی کریں۔ اُردو کلاس کا ذکر کرتے ہوئے محترم اسماعیل آڈو صاحب کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ کلاس ہم کبھی مِس نہیں کرتے کیونکہ اس میں حضرت صاحب بڑی محنت سے ’بڑے پیار سے اپنا قیمتی وقت نکال کر اُردو کلاس کو دیتے ہیں اسماعیل آڈو صاحب‘ موٹا بچہ اور خرگوش کا ذکر بڑی خوشی سے کیا کہ یہ بہت پیارے ہیں جن کو پیارے اِمام (-) کا پیار حاصل ہے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن نے محترمہ صاحبزادی طوبیٰ کی شادی کا پروگرام لائیو دکھایا یہ اس زمانہ میں عجیب واقعہ ہے۔ یہ ایسا دُنیا کا واحد چینل ہے جس کو سب بڑے شوق سے دیکھتے ہیں جس میں صرف نیکی کی اور اللہ کی اور اللہ کے دین کی باتیں ہوتی ہیں۔

ماسٹر محمد ابراہیم جمونی صاحب کے متعلق بتایا کہ۔

یہ بہت ہی فعال اور منتظم اور انتظام کے لحاظ سے بہت اچھے ہیڈ ماسٹر تھے ان کو کام کرنے کا بڑا سلیقہ ہے اس زمانہ میں تعلیم کے افسروں کے سامنے ریکارڈ پیش کرنا اور دیگر امور میں سکول کی طرف سے نبٹانے کے لحاظ سے بہت قابل سمجھے جاتے تھے۔ انسپکٹروں کے سامنے ہمیشہ اچھی کارکردگی دکھائی ہے انہوں نے۔ پڑھائی کا میدان ہو‘ یا کھیل کا ان کے زمانہ میں دونوں میں ربوہ کے تعلیم الاسلام ہائی سکول کا نمایاں مقام تھا جو بڑی دیر تک برقرار رہا تقریری مقابلہ میں ہمارا سکول ضلع بھر میں اول آیا کرتا تھا۔ ہمارے سکول کالج دونوں کے نتائج ہمیشہ یونیورسٹی میں نہایت اچھے آتے تھے۔ بہت ہی مضمون نگار قلم کار دوست ہیں اللہ ان کو اور ہمت عطا کرے اور ان کی زندگی میں برکت دے۔

ملک حبیب الرحمٰن صاحب کے متعلق بتاتے ہوئے کہتے ہیں۔

بہت ہی ریزرو اور صوفی منش طبیعت کے مالک تھے بڑے محنتی اور قابل تھے اللہ ان کے درجات بلند کرے۔

واقفینِ نَو کے متعلق بتایا۔

واقفینِ نَو 20 کے قریب ہیں ہمارے محلہ کے۔ پہلے یہ کلاس محترم مغفور احمد صاحب منیب لیتے تھے اب ایک اور صاحب ہیں جو کلاس لیتے ہیں۔

کلام الٰہی کی کلاس۔ ترجمہ کی کلاس بھی خدا کے فضل سے جاری ہے ہمارے محلہ میں۔

اپنے نام کے ساتھ بھامبڑی کے متعلق بتاتے ہوئے انہوں نے کہا۔ کہ ہمارے گاؤں کا نام ضرور بھامبڑی تھا لیکن میرے والد صاحب اپنے ساتھ بھامبڑی نہیں لگاتے تھے ہم جاٹ زمیندار قوم ریاڑ سے تعلق رکھتے ہیں جب پاکستان بنا تو یہاں پر پہچان کے لئے محمد ابراہیم بھامبڑی‘ محمد ابراہیم جمونی‘ عبدالعزیز بھامبڑی لوگوں نے لگا دیا جو ہماری پہچان بن گیا۔

محترم شیخ مبارک احمد صاحب مربی انچارج امریکہ کے متعلق بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کے زمانہ میں B.D ممبر ہوا کرتے تھے محترم شیخ صاحب اور خاکسار دونوں اپنے حلقہ کے B.D ممبر تھے ایک مرتبہ ہم دونوں نے اکٹھے سفر کیا چونکہ خاکسار کا ان کے ساتھ یہ پہلا سفر تھا تو محترم شیخ صاحب نے جو بہت عزت کرنے والے‘ بہت احترام کرنے والے مہربان دوست ہیں مجھے انہوں نے چائے وغیرہ پیش کی ہر طرح سے خاکسار کا خیال رکھا۔ اللہ ان کو لمبی صحت والی فعال زندگی عطا کرے۔ اور زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے والی زندگی عطا کرے۔ آمین

حضرت صاجزادہ مرزا ناصر احمد صاحب امام جماعت الثالث (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کا ایک پیار بھرا واقعہ سناتے ہوئے کہتے ہیں۔

ایک بار میرے بھائی عبدالعزیز بھامبڑی کی بیٹی کی شادی تھی خاکسار پیغام دینے حضرت صاحب کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضرت صاحب چھوٹے بھائی کی بیٹی کی شادی ہے آپ ضرور تشریف لائیں تو حضرت صاحب نے ازراہِ شفقت فرمایا آپ کی شادی ہے؟ پھر مسکرائے۔ فرمایا کہ ضرور آؤں گا۔ یہ بھی یادگار واقعہ ہے۔

آخر پر جب خاکسار نے الفضل کے ادارہ کی طرف سے شکریہ ادا کیا کہ اللہ آپ کو جزا دے آپ نے وقت نکال کر الفضل کے لئے وقت دیا تو جواباً الفضل کے مدیر صاحب کا مولانا نے شکریہ ادا کیا۔ اور قارئین الفضل کے لئے چند باتیں کہنے کو کہیں جو درج ذیل ہیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ الفضل جماعت میں ایک دریا کی مانند ہے ہر احمدی چاہتا ہے کہ یہ دریا جو ہے بہت ہی اہتمام اور جوش و خروش کے ساتھ مضامین چھاپتا رہے اور خاکسار سمجھتا ہے کہ اس وقت دُنیا بھر کے روزناموں میں یہ واحد جماعتی روزنامہ ہے جو نہایت پاکیزہ مضمون رکھنے والا الفضل ہے اور یوں سمجھنا چاہئے کہ یہ اخباروں کی جان ہے اس میں ایک ایسی خوبی ہوتی ہے کہ جو دوسرے اخباروں میں نہیں ہوتی الفضل کا مطالعہ اس زمانہ میں ضروری ہے جو آدمی خالی الفضل ہی پڑھ لے اس کا دینی علم بہت وسیع ہو جاتا ہے بے شک اور کوئی کتاب نہ پڑھے اگر روزانہ کا اخبار الفضل ہی پڑھ لے اور باقاعدگی سے پڑھتا رہے تو دینی معلومات بہت وسیع ہو جاتی ہیں۔

الفضل کے ایڈیٹر محترم مولانا نسیم سیفی صاحب جب سے ایڈیٹر الفضل بنے ہیں تو اخبار میں ایک زندگی پیدا ہو گئی ہے پہلے بھی بہت اچھا چلتا تھا لیکن جب سے یہ ایڈیٹر بنے ہیں۔ اخبار میں ایک نئی جدّت دیکھنے کو ملی ہے محترم مولانا نسیم سیفی صاحب کی نظمیں اللہ کے فضل سے بہت اچھی ہوتی ہیں بہت توجہ سے پڑھتا ہوں۔ اللہ ان کے علم و فضل میں برکت ڈالے۔ ابھی چند روز پہلے الفضل میں آیا تھا کہ وہ علیل ہیں۔ خاکسار باقاعدہ دعا کرتا رہا اب بھی کرتا ہے کہ اللہ ان کی صحت میں برکت دے اور ان کو اور زیادہ خدمت کی سعادت نصیب کرے۔ بڑے پیارے وجود ہیں۔ باوجود بڑھاپے کے بڑی محنت سے کام کر رہے ہیں۔

خاکسار الفضل کے تمام قارئین کے لئے جو دنیا کے کونے کونے میں پھیلے ہوئے ہیں دعا کرتا ہے کہ اللہ سب کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا کرے اور خدمت دین کی توفیق دیتا رہے۔

حافظ محمد صدیق۔ مربی سلسلہ

محترم جناب چوہدری عتیق احمد صاحب باجوہ

مکرم جناب چوہدری عتیق احمد صاحب باجوہ نے راہ مولیٰ میں جان کا نذرانہ پیش کر کے تاریخ احمدیت میں ایک نئے باب کا اضافہ کر دیا۔ محترم باجوہ صاحب موصوف وہاڑی شہر اور ضلع میں بحیثیت وکیل بھی ایک نامور شخصیت تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کئی سال تک جماعت احمدیہ ضلع وہاڑی کی بطور امیر ضلع خدمات سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائی۔ خاکسار راقم الحروف کو قریباً تین سال وہاڑی شہر اور ضلع میں بطور مربی کام کرنے کا موقعہ ملا۔ اس عرصہ میں متعدد بار خاکسار کو محترم باجوہ صاحب کے ہمراہ دعوت اللہ الی کے سلسلہ میں کئی مقامات پر جانے کا اتفاق ہوا۔ آپ بہت ہی مخلص داعی اللہ تھے۔ گھنٹوں دعوت الی اللہ کرتے ہوئے تھکتے نہیں تھے۔ مجالس سوال و جواب میں بڑی دلچسپی کے ساتھ سوالات کے جواب دیتے۔ آپ ایک اچھے مقرر بھی تھے میرے اندازے کے مطابق آپ اپنا اکثر وقت دعوت الی اللہ میں صرف کرتے تھے اور ایسی مہمات میں اپنی ذاتی جیب سے خرچ کرنے میں خوشی محسوس کرتے تھے۔ جب آپ امیر ضلع تھے آپ دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں اپنے ضلع میں جہاں بھی جاتے اخراجات خود کرتے۔ اپنے ساتھ وفد میں شریک اپنے ساتھیوں کا بھی خیال رکھتے۔ دعوت الی اللہ سے آپ کو گہرا لگاؤ تھا اور آپ ایک عاشق داعی الی اللہ تھے اور اس میدان میں آپ کو جو مہارت حاصل تھی اس کی ایک بڑی وجہ یہ تھی کہ آپ نے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی اکثر کیسٹس سوال و جواب کئی مرتبہ سنی ہوئی تھیں۔ آپ کار میں جب بھی سفر کرتے اسی وقت حضرت صاحب کے خطبہ کی یا سوال و جواب کی کوئی کیسٹ لگا دیتے۔ احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام بڑے شوق اور باقاعدگی سے سنتے۔ خاص طور پر حضرت صاحب کا درس کلام الٰہی اور ملاقات پروگرام تو بہت ہی باقاعدگی سے سنتے تھے اور اس بارہ میں افراد جماعت سے بھی پوچھا کرتے تھے کہ آپ نے حضرت صاحب کا پروگرام احمدیہ ٹیلی ویژن پر دیکھا ہے۔ آپ نے مجھے بتایا کہ آپ کو حضرت صاحب کے درس کلام الٰہی اور ملاقات پروگرام سے بہت فائدہ پہنچ رہا ہے کیونکہ ان میں بہت سے علمی سوالات کے جوابات حضرت صاحب کی زبان مبارک سے سننے کا موقعہ میسر آتا ہے اور علم میں اضافہ ہوتا ہے۔ آپ کو کلام الٰہی سے اتنا عشق تھا کہ حضرت صاحب کے پروگرام درس کلام الٰہی میں قلم لے کر بیٹھتے اور نوٹس لیتے۔ رمضان میں ہر سال ہونے والے درسوں میں آپ نے باقاعدگی سے حضرت صاحب کے درسوں کے نوٹس لئے اور اس میں اپنے ساتھ اپنے بچوں کو بھی شامل کرتے تھے۔

آپ نے اپنے پیشہ وکالت کے اعتبار سے بھی اپنے حلقہ احباب میں نیک نمونہ قائم کیا۔ آپ ایک سچے مخلص اور باوقار انسان تھے۔ آپ نے غریب لوگوں کے کیسوں میں مفت ان کی پیروی کی۔ آپ خفیہ بھی اور ظاہر طور پر بھی غرباء کی مدد کرتے تھے۔ کئی لوگ آپ سے قرض لے جاتے اور اگر واپس نہ کرتے تو آپ ان پر بالکل زور نہیں دیتے تھے۔ ہمدرد تھے غریب کی تکلیف دیکھ کر آپ کا دل پسیج جاتا تھا۔ جہاں کسی کو تکلیف میں دیکھتے فوراً اس کی مدد کے لئے پہنچ جاتے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ ایک مرتبہ ایک دوست ایکسیڈنٹ میں شدید مجروح ہو گئے اور وہاڑی میں ایک ہسپتال میں بغرض علاج داخل ہوئے۔ محترم باجوہ صاحب موصوف کو جونہی ان کا علم ہوا فوراً ہسپتال پہنچے اور ایک معقول رقم ان کی خدمت میں بطور مدد پیش کی اور پھر جماعت میں بھی آکر احباب جماعت کو تحریک کی احباب ہسپتال جا کر فلاں دوست کی مدد کریں۔ خالی ہاتھ جا کر عیادت کرنے کے قائل نہ تھے۔ نظام جماعت کی پابندی خود بھی کرتے اور افراد جماعت کو بھی اس کی تلقین کرتے۔ امامت احمدیہ کے ساتھ گہری وابستگی تھی۔ کچھ عرصہ ہوا نظام وصیت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے شمولیت اختیار کر لی تھی۔ جماعت احمدیہ ضلع وہاڑی میں آپ کی مالی قربانی کا معیار قابل تقلید تھا چندہ عام اور دیگر مالی تحریکات میں آپ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ جمعہ اور دیگر عبادات میں بیت الذکر میں وقت سے پہلے آجاتے تھے اور نوجوانوں کے ساتھ بڑی تکلفی سے گفتگو کرتے۔ جماعت کے نوجوان اور بچے سب ہی آپ کے ساتھ مانوس تھے کیونکہ آپ منکسر المزاج اور محبت کرنے والے انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی ان خوبیوں کو آپ کی نسلوں میں جاری و ساری رکھے۔ آپ کے درجات بلند فرمائے۔ آپ کے لواحقین کا حافظ و ناصر ہو اور جماعت میں آپ جیسے لوگ ہمیشہ پیدا ہوتے رہیں۔

تعارف دینی کتب

انصار احمد نذر مربی سلسلہ

الانصاف فی بیان سبب الاختلاف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ کتاب حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی تصنیفات میں سے ایک عظیم ہے آپ 1114ھ میں پیدا ہوئے اور 1176ھ میں وفات پائی متاخرین ائمہ دین میں آپ کا نام بہت نمایاں ہے آپ نے جب دیکھا کہ لوگوں کے دل دینی علوم سے ہٹے ہوئے ہیں اور دین حق بدعات میں گھر گیا ہے تو لوگوں کی اصلاح اور تربیت کی خاطر آپ تصنیف و تالیف اور وعظ و نصیحت کے کام میں مشغول ہو گئے چنانچہ آپ کی بعض کتب نے غیر معمولی اثر دکھایا اور آج تک انہیں شہرہ عام حاصل ہے خاص طور پر "حجۃ اللہ البالغہ" اور "ازالہ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء" کو بہت مقبولیت حاصل ہوئی حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے دین حق کی سربلندی کے لئے جہاں اور کارہائے نمایاں انجام دیئے وہاں آپ نے مسلمان فرقوں کے آپس کے اختلافات اور شکر رنجیوں کو مٹانے کے لئے بھی کوششیں کیں اس ضمن میں آپ کا تصنیف کردہ مختصر رسالہ "الانصاف فی بیان سبب الاختلاف" غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے جیسا کہ اس رسالے کے نام سے ظاہر ہے اس کا مضمون یہ ہے کہ مسلمان فرقوں کے فروعی معاملات میں اختلافات کی بنیاد کے کچھ خاص اسباب تھے وہ اختلافات روایات میں تضادات کی وجہ سے پیدا ہوئے وہ ایک دوسرے کی دشمنی پر مبنی نہیں تھے اسی قسم کے اختلافات کے بارے میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "میری امت کا اختلاف رحمت ہے" حضرت شاہ صاحب نے احکام شریعت سے متعلق ائمہ اربعہ کے باہمی اختلاف کے اسباب و علل پر بھی بحث کی ہے اور تاریخی واقعات کے حوالے دے کر اس اختلاف کی وجوہ کو نہایت معقول اور مدلل پیرایہ میں مفصل طور پر بیان کیا ہے اور تدوین فقہ کے ارتقائی مراحل کی نہایت خوبصورتی سے نشاندہی کی ہے فقہاء (اہل الرائے والاجتہاد) اور اہل حدیث کے جداگانہ مسلک کی جو اصل حقیقت ہے اسے اچھی طرح واضح کیا ہے اور فریقین کے افراط و تفریط پر ناقدانہ نظر ڈالی ہے ایک جگہ لکھتے ہیں۔

"تخریج و استنباط (جو فقہاء کا مسلک ہے) اور تتبع الفاظ حدیث (جو اہل حدیث کا مسلک ہے) ان دونوں کی اصل دین میں موجود ہے ہر دور کے فقہاء محققین کا طریقہ یہی رہا ہے کہ وہ ان دونوں اصلوں کا لحاظ رکھتے تھے کوئی ایک کی زیادہ رعایت کرتا اور کوئی دوسرے کی۔ پس کسی کے لئے یہ مناسب نہیں کہ بالکل ایک ہی طرف جھک جائے جیسا کہ آج کل دونوں مذاہب والوں کا طریق ہے حقیقی راستہ یہی ہے کہ ان میں تفریق کرنے کی بجائے دونوں میں مطابقت پیدا کی جائے اور ایک دوسرے کے کمزور مقامات کی اصلاح کی جائے اسی کے پیش نظر امام حسن بصری" فرماتے ہیں کہ "خدائے وحدہ لاشریک کی قسم تمہارا راستہ حد سے بڑھنے والے اور حد تک نہ پہنچنے والے کے بیچ میں ہے" پس جو اہل حدیث ہیں انہیں چاہئے کہ اپنے اختیار کردہ مسلک کو مجتہدین سلف کی رائے پر پیش کر لیا کریں اسی طرح اہل تخریج کو بھی چاہئے کہ اخبار و آثار کی اتنی واقفیت ضرور رکھتے ہوں کہ کسی حدیث صریح کی مخالفت نہ کر بیٹھیں جس مسئلہ پر کوئی قابل استناد حدیث یا اثر موجود اور محفوظ ہو اس کے خلاف اپنی رائے پر عمل نہ کریں۔

(الانصاف فی بیان سبب الاختلاف ص 36)

یہ کتاب عربی زبان میں لکھی گئی ہے اور محکمہ اوقاف حکومت پنجاب نے اس کا جو نسخہ شائع کیا ہے اس کے 75 صفحات ہیں اور طباعت کا معیار بہت عمدہ ہے اس کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ کتاب میں آنے والی آیات قرآنی اور احادیث کی آخر میں فہرست بھی دے دی گئی ہے۔

اس غیر معمولی اہمیت رکھنے والی کتاب کا اردو میں ترجمہ بہت ضروری تھا چنانچہ مولوی محمد عبید اللہ بن خوشی محمد نے کتاب کا اردو میں ترجمہ کیا ہے اور علماء اکیڈمی محکمہ اوقاف حکومت پنجاب نے 1981ء میں اسے شائع کیا ہے۔

آپ کا خط ملا

مکرم مولوی نور احمد صاحب ریٹائرڈ آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ اپنے ایک حالیہ خط میں لکھتے ہیں:-

آپ بذریعہ الفضل طرح طرح کے عنوانوں سے افراد جماعت کو محظوظ کر رہے ہیں۔ اور ان میں نو بہ نو دلچسپیاں بھی پیدا کر رہے ہیں جن سے افراد جماعت نہایت ہی ذوق و شوق سے لطف اندوز ہوتے رہتے ہیں۔ چنانچہ ان عنوانوں میں سے ایک عنوان "آپ کا خط ملا" بھی ہے۔ جو کہ 21 جون کو صفحہ 6 پر شائع ہوا ہے۔ جس میں حسد اور رشک کی بحث کی گئی ہے۔ اس کے متعلق ایک دوست نے لکھا ہے کہ صرف رشک فارسی کا لفظ ہے۔ اس کا ہم معنی اور ہم مفہوم لفظ عربی میں کون سا ہے۔ سو اطلاعاً تحریر ہے کہ رشک کے ہم معنی عرب زبان میں غبطہ لفظ ہے جس کے معنی منجد میں صفحہ 544 پر (مطبوعہ بیروت) یہ لکھے ہیں کسی ایسی نعمت کی خواہش کرنی جس کی اس کو وقعت یا قدر ہو بغیر اس کے کہ منعم علیہ سے یہ نعمت زائل ہو۔ اور بھی معنی لکھے ہیں جو کہ اسی مفہوم کو ادا کرتے ہیں۔ طوالت کے خوف سے ان کو تحریر کرنے سے قاصر ہوں۔ اب اتنے بڑے مفہوم کو رشک کے لفظ سے ادا کر دیا جائے تو اس میں کون سی قباحت ہے۔

اب حسد کے معنی پر غور کرتے ہیں تو اس کے معنی فیروز اللغات میں بھی اور عربی میں بھی یہی لکھے ہیں کینہ' دشمنی' عداوت' ایسے رنگ میں کسی چیز کی خواہش کرنا کہ منعم علیہ کو محروم کرتے ہوئے صرف مجھے ہی نواز دیا جائے۔ اگر اس تعریف کو مد نظر رکھ کر رشک یا غبطہ کا موازنہ کیا جائے تو زمین آسمان کا فرق ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اردو میں فارسی کے الفاظ کا استعمال شجر ممنوعہ کا حکم نہیں رکھتے بلکہ اس میں تو ہندی سنسکرت پنجابی عربی ترکی انگریزی کے الفاظ بھی استعمال ہوتے ہیں۔ حسد کے متعلق یہ بھی بیان کر دینا ضروری ہے کہ جو حوالہ دیا گیا ہے اس میں صاف تحریر ہے "کیونکہ انسانی روح خدا سے ہے لیکن کمی یا زیادتی یا بد استعمالی کی وجہ سے وہ صفات ناقص انسانوں میں مکروہ صورت میں دکھائی دیتی ہیں یہ بھی آتا ہے کہ لاتحاسدو ولاتغاضبو کہ آپس میں حسد نہ کیا کرو اور نہ ناراضگی۔ چنانچہ اس خرابی کو زیادہ اجاگر کرنے کے لئے کہا گیا ہے کہ حسد نیکیوں کو ایسے کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حاسد کے حسد کو شر کے نام سے موسوم کر دیا ہے۔

مکرم نذیر احمد خادم صاحب ایڈیٹر کے نام اپنے خط میں تحریر فرماتے ہیں۔

امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کی صحت اب پوری طرح بحال ہو چکی ہو گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل شفا کے ساتھ الفضل کی مسلسل و مقبول خدمت کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین۔

7۔ جولائی کے الفضل میں پوسٹل انٹرویو کا آغاز دیکھ کر دل سے آپ کے لئے دعا نکلی اور بے اختیار وفور مسرت و انبساط کے عالم میں ہدیہ تبریک پیش کرنے کے لئے قلم و قرطاس کا سہارا لیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو شیریں جزا عطا فرمائے اور آپ کا حامی و ناصر ہو۔ پوسٹل انٹرویوز کے اس سلسلہ کے ذریعہ جہاں قارئین کرام کو نئی سے نئی معلومات حاصل ہوں گی وہاں ساتھ ہی سلسلہ کی تاریخ کے بعض نئے گوشے منصہ شہود پر آئیں گے اور تاریخ احمدیت کا دامن بعض ایسے نئے واقعات و نشانات سے معمور ہو جائے گا جن کا ذکر پہلے نہیں ہو سکا۔ میدان عمل میں کام کرنے والے انصار و خدام دین کے انٹرویوز شائع کرنے کا سلسلہ آئندہ نسلوں کے لئے ایک قابل قدر سرمایہ ثابت ہو گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کے معاونین کو اپنی تائید و نصرت سے نوازے۔ آمین۔

صدیق الحسن نعمانی

ہفت روزہ لاہور 12-جولائی 1997ء

بھوک صدیقوں کا کھانا اور مریدوں کا مسلک ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ "اور دیکھو ہم تمہارا امتحان کریں گے کسی قدر خوف سے اور فاقہ سے اور مال جان اور پھلوں کی کمی سے اور آپ ایسے صابرین کو بشارت سنا دیجئے" اور حضور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ "ایک بھوکا پیٹ جو اللہ کی محبت میں بھوک برداشت کر رہا ہے ان ستر عابدوں سے جو غافل پڑے ہیں اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے۔" یاد رکھئے۔ بھوک کو بڑا مقام اور مرتبہ حاصل ہے۔ اور ہر زمانے میں اسے پسندیدہ قرار دیا ہے۔ اس لئے اگر محض ظاہر پر بھی لیا جائے تو بھوکے انسان کی طبیعت تیز اور چاق و چوبند ہوتی ہے اور کیفیت زیادہ مہذب اور جسم زیادہ درست دکھائی دیتا ہے اور یہ خصوصیات اس بھوکے میں زیادہ نمایاں ہوتی ہیں جن میں مادہ شر و فساد کی کمی ہو۔ اور جس نے ریاضت و مشاہدہ سے اپنے نفس کو اور بھی زیادہ مہذب اور شائستہ بنا لیا ہو۔ کیونکہ بقول کے بھوک نفس کو عاجزی اور انکساری سکھاتی ہے۔

بھوک انسان کا جسم خضوع اور دل خشوع کا صحیح ترجمان ہوتا ہے۔ اس لئے کہ نفسانی طاقت اس کی وجہ سے نیست و نابود ہو جاتی ہے اور رسول اللہ ؐ نے فرمایا ہے کہ

"اپنے پیٹ کو بھوکا جگر کو پیاسا اور بدن کو ننگا رکھو تو تمہارے کو اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کا دیدار حاصل ہو سکتا ہے۔"

یہ درست ہے کہ تن کے لئے بھوک ایک آفت سے کم نہیں لیکن دل میں روشنی روح میں صفائی اور باطن کو لقائے حق بھی تو اس سے حاصل ہو سکتی ہے اور باطن کا لقائے حق کے مقام تک پہنچ جانا ہی ضیائے روح اور ضیائے لقب کا باعث ہوا کرتا ہے۔ تو پھر اگر جسم کو مصیبت سے دوچار ہونا بھی پڑے تو کیا ہرج ہے۔ آفت تن اگر لقائے الٰہی کا ذریعہ بن جائے تو یہ سودا کچھ مہنگا تو نہیں رہے گا۔ پیٹ بھر کر کھانا کھانے کی ایسی وقعت بھی کیا ہے۔ اگر اس کی کوئی وقعت ہوتی تو ڈھور ڈنگروں کو یوں پیٹ بھر کر نہ کھلایا کرتے ہیں اس لئے پیٹ بھر کر کھانا جانوروں کا کام ہے اور بھوک مردان حق کا علاج ہے۔

بھوک تعمیر باطن اور پیٹ بھر کر کھانا آبادی شکم ہے۔

اب وہ شخص جو عمر بھر تعمیر وطن میں کوشاں رہے۔ تاکہ علائق دنیا سے علیحدہ ہو کر صرف اور صرف حق کا ہو کر رہ جائے۔ اس شخص کا مقابلہ اس شخص سے کیونکر سکتے ہیں جس کی عمر آبادی شکم میں گزر گئی ہو۔ اور جو عمر بھر جسمانی خواہشات کا غلام رہا ہو۔ ایک کے نزدیک تو دنیا کی تخلیق ہی گویا کھانے اور پیٹ بھرنے کے لئے عمل میں آئی ہے اور دوسرا کھانے کو صرف اسی حد تک ضروری سمجھتا ہے جو اسے عبادت کرنے کے لئے زندہ کر سکے۔

اگلے وقتوں کے لوگ تو صرف اس لئے کھاتے تھے کہ زندہ رہ سکیں اور تم اس لئے زندہ ہو کہ کھاتے رہو۔ پس ان دونوں طاقتوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے کیا ہی خوب کہا گیا ہے کہ

"بھوک صدیقوں کا کھانا اور مریدوں کا مسلک ہے"

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

اسرائیلی وزیر اعظم کا رویہ

اسرائیلی وزیر اعظم نتن یاہو کے آنے سے پہلے مشرق وسطیٰ میں امن کی امید کافی آگے بڑھ چکی تھی اور خیال کیا جاتا تھا کہ اب یہ خطہ بھی سکھ کا سانس لے سکے گا۔ لیکن اسرائیل کے نئے وزیر اعظم نتن یاہو کے انتخابات جیتنے کے بعد یہ امید اب امید موہوم میں تبدیل ہو چکی ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مشرق وسطیٰ ایک دفعہ پھر آماجگاہ جنگ و جدل بن جائے گا۔ اس ضمن میں بیت المقدس میں اسرائیلی بستیوں کا قیام اور فلسطینیوں اور اسرائیلی حکومت دونوں کی طرف سے بیت المقدس کو اپنی اپنی حکومت کا دارالحکومت بنانے پر اصرار نے معاملے کو سخت الجھا دیا ہے۔ نتن یاہو ایک طرف تو یہ کہتے ہیں کہ وہ مشرق وسطیٰ میں مستقل امن چاہتے ہیں اور اس سلسلے میں فلسطینی صدر یاسر عرفات سے براہ راست ملاقات کے لئے بھی تیار ہیں لیکن اصل مسئلے پر کسی قسم کی لچک دکھانے کے لئے تیار نہیں انہوں نے اب مصر کے سرکاری اخبار "اخبار الیوم" کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ وہ اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ دونوں ملکوں کے وفود میں دوبارہ مذاکرات شروع ہونے چاہئیں لیکن وہ بیت المقدس کے معاملہ میں کوئی بات کرنا پسند نہیں کرتے۔ اور بیت المقدس کو فلسطینی دارالحکومت کے طور پر کبھی قبول نہیں کریں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب تک اسرائیلی وزیر اعظم اپنی اس ہٹ دھرمی پر قائم رہیں گے مشرق وسطیٰ کا مسئلہ کبھی حل نہیں ہو سکے گا۔

○○○

شمالی آئرلینڈ میں نئی پیش رفت

شمالی آئرلینڈ میں عرصہ 30 سال کے بعد پہلی مرتبہ مکمل امن و امان قائم ہونے کی امید پیدا ہوئی ہے۔ علیحدگی کی جدوجہد کرنے والے گروپ نے جنگ بندی کے معاہدے پر دستخط کر کے امن و امان قائم کرنے کی راہ ممکن بنائی ہے۔ شمالی آئرلینڈ کی خانہ جنگی کافی عرصہ سے جاری ہے اور اب تک اس میں پچاس ہزار سے زیادہ افراد ہلاک و زخمی ہو چکے ہیں۔ اس سے پہلے انگلستان کے کئی وزراء اعظم اس سلسلے میں انتہائی کوششیں کر چکے ہیں لیکن اس مسئلہ کو سلجھایا نہ جا سکا اور آئے روز دونوں طرف سے دہشت گردی کا مظاہرہ کیا جاتا رہا جس میں بے شمار لوگ قتل اور زخمی ہوتے رہے۔ اور بے شمار بے گناہ لوگ بھی بموں اور آتشیں اسلحہ کی نذر ہوتے رہے۔

اب برطانیہ کے نئے وزیر اعظم ٹونی بلیئر کے دور میں یہ کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ مسٹر ٹونی بلیئر نے آئرلینڈ کے متحارب گروپوں کی طرف سے جنگ بندی کے معاہدے پر دستخط کرنے کے اقدام کو دانشمندانہ قرار دیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ اس فیصلے کے بعد حالات کو اعتدال پر لایا جاسکے گا۔ اور تصفیہ طلب مسائل کو حل کیا جا سکے گا۔ امریکی صدر مسٹر بل کلنٹن نے بھی شمالی آئرلینڈ میں جنگ بند ہونے پر اطمینان کا اظہار کیا ہے۔

○○○

وزیر اعظم اور چیف جسٹس کی ملاقات

وزیر اعظم محمد نواز شریف اور سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ نے دہشت گردی کے واقعات میں ملوث ملزموں کو فوری سزائیں دینے اور جلد اور آسان انصاف کے مہیا کرنے سے متعلق امور پر تبادلہ خیالات کیا ہے۔ چیف جسٹس نے وزیر اعظم کو بتایا کہ عدلیہ اس سلسلے میں اپنا پورا کردار ادا کرے گی۔ اور فوری انصاف کی بہم رسانی یقینی بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔ وزیر اعظم نے بھی عدلیہ کے متعلق خیر سگالی کے جذبات کا اظہار کیا اور کہا کہ حکومت صرف دہشت گردی میں ملوث ملزموں کو جلد کیفر کردار تک پہنچانا چاہتی ہے۔

وزیر اعظم محمد نواز شریف نے بھی عید میلاد النبی کے موقعہ پر قومی سیرت کانفرنس سے خطاب میں دہشت گردی کے محرکات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ مٹھی بھر گمراہ لوگ فرقہ واریت کو اسلام قرار دے کر ایک دوسرے کو دہشت گردی کا نشانہ بنا رہے ہیں اور معاشرے کے امن کو برباد کر رہے ہیں۔

○○○

○

کرب یہ کیسا ہے رنج و ملال کیسا ہے
تو جانتا ہے مِرے دِل کا حال کیسا ہے
مجھے یہ خوف کہ غم سے نہ ٹوٹ جائے کہیں
یہ آج شیشۂِ دل پر وَبال کیسا ہے
جو اُڑ رہے تھے ہواؤں میں گردِ راہ بنے
عروج تھا کبھی اتنا زوال کیسا ہے
جواب دے کہ مِرے دل کو بھی قرار آئے
یہ بار بار زباں پر سوال کیسا ہے
اِسے شعور کہیں یا کہ بے بسی جانیں
جو چھن گیا ہے تو اُس کا ملال کیسا ہے
نہ گفتگو میں بڑھا اس کے رُوبرو کوئی
دلیل و حُسنِ بیاں میں کمال کیسا ہے
میں اُس کو دیکھ کے دل کا سکون پاتا ہوں
جمال اس کا مرا اِندمال کیسا ہے
اگرچہ دُور سے دیکھیں اسے بیاں کرتے
جلیل کتنا ہے اُس کا جلال کیسا ہے
ہر ایک رنگ میں دیکھا ہے لاجواب اُسے
ہر اِک مثال میں وہ بے مثال کیسا ہے
جو اہلِ شہر کہ مصروفِ ذکرِ یار ہوئے
قہقہۂ شہر کا یہ اِشتِعال کیسا ہے

ظہور الدین بابؔر ایم اے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل 14-جون 1958ء

ہماری تاریخ

بو کا احمدیہ سنٹرل سکول سیرالیون کے دیگر احمدیہ سکولوں میں سب سے اہم ہے۔ تعلیمی معیار اور طالب علموں کی تعداد بھی دیگر سکولوں سے قدرے زیادہ ہے۔ مورخہ 23 مئی کو سیرالیون کے گورنر ہز ایکسی لنسی سر مورس این ڈورمین بو شہر کے آفیشل دورے پر بو تشریف لائے۔ ان کے پروگرام میں گورنمنٹ کے ادارہ جات کے علاوہ بو کے خاص خاص سکولوں کا معائنہ بھی تھا۔ چنانچہ 23 مئی بروز جمعہ صبح گیارہ بجے کے قریب گورنر صاحب ہمارے احمدیہ سنٹرل سکول بھی تشریف لائے۔ ان کے ہمراہ جنوب مشرقی صوبہ کے کمشنر مسٹر Page اور گورنر صاحب کے بڑے صاحبزادے بھی تھے جو کہ ان کے ساتھ بطور ایڈ ڈی کیمپ کام کر رہے ہیں۔

اس وقت سکول میں خاکسار، مکرم مولوی محمود احمد صاحب شاد چیمہ اور مکرم مولوی محمد بشیر صاحب شاد موجود تھے۔ مکرم محمد اسحاق صاحب ہیڈ ماسٹر سکول اس دن بخار کی وجہ سے علیل تھے۔ خاکسار نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ انہیں سکول کے دفتر میں لایا گیا۔ جہاں انہیں سکول کے متعلق مناسب معلومات بہم پہنچائی گئیں۔

اس کے بعد ہر کلاس میں لے جا کر اساتذہ کا ان سے تعارف کرایا گیا۔ گورنر صاحب نے بڑی دلچسپی سے ہر کلاس میں کچھ وقت ٹھہر کر استادوں کا کام اور پڑھانے کا طریق اور طالب علموں کی لیاقت وغیرہ کا معائنہ اور جائزہ لیا بالآخر آپ نے دفتر میں واپس آکر مندرجہ ذیل ریمارکس سکول کی لاگ بک میں لکھے۔

"یہ میری اس سکول میں پہلی آمد ہے۔ اور میں یہ دیکھ کر بہت خوشی محسوس کرتا ہوں کہ سکول میں معقول لیول پر اچھا تعلیمی معیار قائم رکھا جا رہا ہے اور کلاسوں میں طریق تعلیم بھی خوشکن اور روح افزاء ہے۔"

"سر مورس این ڈورمین گورنر آف سیرالیون" 22/5/58

آپ نے مجھ سے استفسار کیا کہ ہر سال کتنے طالب علم اس سکول میں سے گورنمنٹ کے مقرر کردہ آخری کامن (انٹرنس) امتحان میں کامیاب ہوتے ہیں ان کو تعداد بتائی گئی اور وہ یہ سن کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہت خوش ہوئے کہ گزشتہ سال 15 طالب علم کامیابی کے ساتھ اعلیٰ نمبروں پر یہاں سے پاس ہو کر سیکنڈری سکولوں میں Credit کے ساتھ داخل ہوئے۔ اور بعض نے وظیفے بھی حاصل کئے۔

گورنر صاحب کی واپسی سے پہلے سکول کے صحن میں ان کے ساتھ بعض فوٹو بھی لئے گئے اور اس طرح آپ اور آپ کے ساتھی ہمارے مشن کے تعلیمی کام کے بارے میں بہت اچھا اثر لے کر واپس ہوئے۔

بقیہ صفحہ 1

اس ذمہ داری کے نیچے ہے۔

ایک فرض قوم پر فرض ہوتے ہیں۔ وہ ایک آدمی کے کرنے سے پورے ہو جاتے ہیں۔ ان فرضوں میں سے اگر کسی ایک فرض کو کوئی ایک آدمی بجالایا تو سمجھا جائے گا کہ اس قوم نے اس فرض کو پورا کر دیا۔ لیکن جو فرض افراد پر ہوتے ہیں۔ وہ افراد کے ہی کرنے سے پورے ہوتے ہیں اور کوئی شخص دوسرے لوگوں کے کرنے سے ان سے نجات نہیں پاسکتا۔ مثلاً عبادت ہے اب یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک کی جگہ دوسرا پڑھ لے تو وہ بھی اس سے سبکدوش ہو گیا۔ ایسا ہی کوئی شخص یہ کہہ کر نجات نہیں پاسکتا کہ زید اور بکر (دعوت الی اللہ) کر رہے ہیں یا ہمسائے (دعوت الی اللہ) کر رہے ہیں۔ یا بیوی (دعوت الی اللہ) کر رہی ہے۔ یا بچے (دعوت الی اللہ) کر رہے ہیں۔ کیونکہ یہ تو ہر ایک پر یکساں فرض ہے جس طرح زید پر اس فرض کا بوجھ ہے اسی طرح بکر پر بھی فرض ہے جس طرح بیوی اس کے کئے بغیر اس سے بری الذمہ نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح خاوند بھی جب تک اسے نہ کرے اس سے سبکدوش نہیں ہو سکتا۔ غرض یہ سب پر فرض ہے۔ خواہ کوئی بھی ہو پس اس صورت میں کہ جب یہ ہر ایک پر فرض ہے اور جب کہ اس زمانہ میں اس کی از حد ضرورت ہے۔ اگر دس پندرہ فیصد یا اس سے بھی کم لوگ (دعوت الی اللہ) میں لگے ہوئے ہیں۔ اور باقی اس طرف توجہ نہیں کرتے۔ تو ان میں سے ہر ایک یہ سمجھ لے کہ وہ ایک گناہ میں مبتلا ہے اور ایک حکم صریح کی خلاف ورزی کر رہا ہے اور شیطان کے دروازے کھول رہا ہے کہ وہ ہمیں غفلت میں پاکر ہلاک کر دے۔

(از خطبہ 14۔ اگست 1925ء)

تصحیح

○ محترمہ طلعت منیر صاحبہ زوجہ مکرم طارق منیر صاحب مسل نمبر 31160 کی وصیت 7۔ جون 1997ء میں شائع ہوئی ہے۔ غلطی سے زوجہ منیر احمد طارق شائع ہوا ہے۔ اسی طرح ایک ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ کی بجائے ایک ہزار روپے بصورت ملازمت لکھا گیا ہے۔ تصحیح فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

جمعرات 24۔جولائی 1997ء

12-00 رات۔اردو کلاس۔
1-00 المائدہ گلاب جامن۔
1-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
3-00 عربی زبان سیکھئے۔
3-30 عربی پروگرام قصیدہ نظم
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
4-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 کینیڈین ہورائزن۔باسکٹ بال ٹورنامنٹ (فائنل)
7-00 اردو کلاس۔
8-00 عربی زبان سیکھئے۔
8-30 عربی پروگرام۔قصیدہ۔نظم۔
8-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
10-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
11-00 سندھی پروگرام۔ ترجمہ خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ 20-10-95
12-00 کوئز پروگرام۔ تاریخ احمدیت (حصہ پنجم)۔
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 اردو کلاس۔
3-00 المائدہ۔گلاب جامن۔
3-30 الزامات کے جوابات حضرت صاحب کی طرف سے۔ سیشن 32 (94-6-10)۔ (حصہ اول)
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
4-05 تلاوت۔خبریں۔
4-30 ڈچ زبان سیکھئے۔
5-00 چینی پروگرام۔(-) اصول کی فلاسفی۔
6-00 بنگالی پروگرام۔
7-00 ہومیوپیتھی کلاس۔از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
8-00 لقاء مع العرب۔
9-00 روسی پروگرام۔ مجلس سوال و جواب روس اور قازقستان کے احباب کے ساتھ سیشن 4۔(94-5-21)(حصہ اول)
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
10-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔
11-00 جرمن سروس۔

حضرت صاحب کے ساتھ

روزانہ پروگرام

روزانہ

لقاء مع العرب اور اردو کلاس

پیر اور جمعرات

ہومیوپیتھی کلاس

منگل اور بدھ

ترجمہ کلام الٰہی کلاس
خطبہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ پرانا

جمعہ

خطبہ (لائیو)
ملاقات اردو بولنے والے احباب کے ساتھ

ہفتہ

چلڈرنز کلاس
مجلس سوال و جواب (پرانا)

اتوار

ملاقات انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ
مجلس سوال و جواب (نیا)
درس کلام الٰہی

مختلف زبانوں میں پروگرام

روزانہ

جرمن اور بنگالی

اتوار

البانین

پیر

انڈونیشین اور ترکی

منگل

نارویجین

بدھ

فرنچ اور سواحیلی

جمعرات

روسی اور بوسنین

دیگر مستقل پروگرام

پیر

○ بیت بازی 30۔12 دوپہر
○ احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس 00۔3 دوپہر
○ روحانی خزائن 00۔1 رات

منگل

○ احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس 00۔11 دوپہر
○ روحانی خزائن 00۔12 دوپہر
○ طبی معاملات 00۔3 بعد دوپہر
○ ہماری کائنات 00۔1 رات
○ حکایات شیریں 30۔3

بدھ

○ طبی معاملات 00۔6 صبح
○ ہماری کائنات 00۔12 دن
○ المائدہ 00۔1 رات

جمعرات

○ کوئز پروگرام 00۔10 صبح
○ المائدہ 00۔3 بعد دوپہر
○ بزم مشاعرہ 00۔1 رات

جمعہ

○ کوئز پروگرام 00۔6 صبح
○ بزم مشاعرہ 00۔12 دوپہر
○ کمپیوٹرز سب کے لئے 00۔8 صبح
○ طبی معاملات 30۔12 رات

ہفتہ

○ احمدیہ ٹیلی ویژن یو ایس اے پروڈکشن 00۔6 صبح
○ کمپیوٹرز سب کے لئے 00۔8 صبح
○ طبی معاملات 00۔12 دوپہر
○ حکایات شیریں 30۔3 رات

اتوار

○ احمدیہ ٹیلی ویژن یو ایس اے پروڈکشن [illegible] صبح
○ بیت بازی 30۔12 رات

اطلاعات و اعلانات

نمایاں کامیابی

○ عزیز مکرم عامر ظفر ابن ظفر اللہ خاں ساکن بھڑی چٹھہ ضلع حافظ آباد بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن گوجرانوالہ سے میٹرک کے سالانہ امتحان میں 850 میں سے 726 نمبر حاصل کرکے پورے حافظ آباد میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔ عزیز موصوف مکرم نصیر احمد صاحب راجپوت نیلا گنبد لاہور کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ عزیز کی اس شاندار کامیابی کو آئندہ کی شاندار کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔

نکاح

○ عزیزہ مریم صدیقہ صاحبہ بنت محترم ماسٹر عبدالغنی صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ تراڑکھل آزاد کشمیر کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم راجہ محمد انور صاحب ابن مکرم عبداللطیف صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کوٹلی شہر کے ساتھ مورخہ 97-6-8 کو محترم راجہ خورشید احمد صاحب نے مبلغ ستر ہزار روپے حق مہر پر کیا۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 23 جولائی-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 25 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 3/ درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ دہشت گردی حکومت اور عوام کو دور کرنے کی سازش ہے۔ عوامی حکومت کو سازشوں سے غیر مقبول اور بحران میں مبتلا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ خصوصی عدالتیں موجودہ نظام عدل سے باہر ہیں۔ انصاف کی جلد فراہمی کے لئے حکومت کی تشویش کا احساس ہے لیکن اس کا حل موجودہ نظام کے اندر ہی تلاش کرنا ہوگا۔ موجودہ عدالتی نظام عوام کو انصاف مہیا کرنے کی پوری صلاحیت رکھتا ہے۔ جناب چیف جسٹس نے کہا کہ کراچی کی صورتحال کے بارے میں سپریم کورٹ نے ابتدائی تحقیقات شروع کر دی ہے۔

○ اہل تشیع کی دینی درسگاہ جامعہ "المنتظر ماڈل ٹاؤن لاہور پر پنجاب پولیس نے چھاپہ مار کر ایک اشتہاری ملزم سمیت 200۔افراد کو گرفتار کر لیا ہے۔ گرفتار ہونے والوں میں جامعہ" المنتظر کے نائب مدرس غلام حسین نجفی بھی شامل ہیں جو پولیس کو کئی مقدمات میں مطلوب تھے۔ دینی درسگاہ سے ناجائز اسلحہ کی بھاری مقدار بھی پکڑی گئی ہے۔ خطرناک اسلحے کی ٹریننگ لیتے ہوئے کئی افراد کی تصاویر کے البم بھی برآمد ہوئے ہیں۔ تحریک جعفریہ پنجاب کے صدر کو بھی گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اسی طرح ضلع راولپنڈی کے صدر کو ان کے دو محافظوں اور ڈرائیور سمیت گرفتار کیا گیا ہے۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے قرار دیا ہے کہ انتظامیہ کی کارروائیوں سے امن عامہ کی بدترین صورتحال پیدا ہو رہی ہے۔ کسی مذہبی تنظیم کے کارکن کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے محض ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا "اطمینان" کافی نہیں ہے۔ مذہبی تنظیموں کے کارکنوں کے خلاف ثبوت کے بغیر انتظامیہ کے اقدامات کے باعث ان تنظیموں اور ملک کے مختلف طبقات کے درمیان نفرت پیدا ہو رہی ہے۔

○ تحریک جعفریہ پاکستان کے قائمقام سربراہ سید محمد تقی شاہ نے جامعہ "المنتظر پر پولیس حملے کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس سے نہ صرف حکومت کے ساتھ تحریک جعفریہ کے تعلقات متاثر ہوں گے بلکہ اس کے خطرناک نتائج ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ ایک بہت بڑے ادارے کی توہین کی گئی ہے۔

○ ایس ایس پی لاہور نے کہا ہے کہ دہشت گرد پکڑنے اور مارنے والے شہری کو پانچ لاکھ روپے انعام ملے گا۔ معلومات دینے والا بھی انعام پائے گا۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے کہا ہے کہ گرفتاری کی وجوہات سے آگاہی، ملزم کا بنیادی حق ہے۔

○ خلیج بنگال کے ساحلی علاقے مون سون ہواؤں کے کم دباؤ کی لپیٹ میں ہیں۔ مزید بارشیں پاکستان کے لئے مصیبت کا باعث بن سکتی ہیں۔

○ سب ڈویژن چنیوٹ میں طوفانی بارشوں سے نشیبی علاقے ڈوب گئے ہیں۔ دو روز سے ہونے والی بارش کے باعث شہر میں داخل ہونے والے تمام راستے پانی نے بند کر دیئے ہیں۔ تین افراد بوسیدہ مکان گرنے اور دو افراد کرنٹ لگنے سے ہلاک ہو گئے ہیں۔ ساہیوال میں دو نہروں کے پشتے ٹوٹنے سے 35 دیہات زیر آب آگئے ہیں۔ 10 مزید دیہات خالی کرا لئے گئے ہیں۔ لاہور، جھنگ، فیصل آباد، چک جھمرہ، گوجرہ، پاکپتن، میاں چنوں میں سڑکیں بند اور بجلی و ٹیلیفون کا نظام کئی شہروں و قصبوں میں معطل ہو گیا ہے۔ ربوہ جہلم، لالہ موسیٰ، بدوملہی اور جہانیاں میں بھی مسلسل بارش کا سلسلہ جاری رہا۔ اوکاڑہ میں چار چار فٹ پانی، لوگ چھتوں پر بیٹھے ہیں۔ دریائے جہلم میں بھی پانی کی سطح بلند ہو گئی ہے۔

○ جاپانی وزیر خارجہ کی وزیر اعظم محمد نواز شریف سے ملاقات کے دوران ساڑھے 71 کروڑ کی امداد کے تین معاہدوں پر دستخط ہو گئے ہیں۔ جاپانی امداد رواں مالی سال کے لئے گرانٹ کے پروگرام کا حصہ ہے۔

○ صدر پاکستان سردار فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ پاکستان یکطرفہ طور پر اپنے ایٹمی پروگرام پر سمجھوتہ نہیں کر سکتا۔ انہوں نے کہا ہے کہ بھارت نام نہاد انتخابات کے ذریعہ مقبوضہ کشمیر کے عوام کے دل کبھی نہیں جیت سکتا۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس احسان الحق چوہدری نے ایک شہری کی نظربندی کا بلا جواز حکم جاری کرنے پر ڈپٹی کمشنر سرگودھا کو ایک سو روپے جرمانہ کر دیا ہے۔ اور حکم دیا ہے کہ یہ ان کی تنخواہ سے کاٹ لیا جائے۔

○ فیصل آباد سے سرگودھا جانے والی ایک ویگن کو چنیوٹ کے قریب، ویگن میں سوار تین مسلح ڈاکوؤں نے لوٹ لیا۔ مسافروں سے گھڑیاں، نقدی طلائی زیورات چھین لئے تین سواریوں کی مزاحمت پر انہیں تشدد کا نشانہ بھی بنایا اسی طرح شکر گڑھ سے لاہور جانے والی بس کو پانچ ڈاکوؤں نے لوٹ لیا۔

○ فیصل آباد پولیس نے ایک مذہبی تنظیم کے 40 رکن گرفتار کر لئے ہیں۔ پولیس پوچھ گچھ کر رہی ہے۔

○ جھنگ میں مساجد کے باہر خصوصاً نمازوں کے اوقات میں سیکورٹی انتظامات سخت کر دیئے گئے ہیں۔ مختلف مذہبی فرقوں کی مساجد کے باہر پولیس اور پرائیویٹ گارڈز کو تعینات کر دیا گیا ہے۔

○ سپاہ صحابہ کے رہنماؤں نے الزام لگایا ہے کہ جامعہ" المنتظر لاہور میں دہشت گردوں کو تربیت دی جاتی ہے۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس نے کہا ہے کہ سپریم کورٹ کا کراچی میں از خود ایکشن کوئی اختیارات سے تجاوز سمجھتا ہے تو یہ بات عدلیہ میں آکر کرے۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ قومی حکومت کی تجویز دراصل لیٹروں سے اکٹھے ہونے کا مطالبہ ہے۔ انشاء اللہ حکمرانوں کا انجام بے نظیر سے بدتر ہوگا۔ جو احتساب کا مذاق اڑا رہے ہیں۔

○ چوبرجی (لاہور) کے علاقہ میں گرین بلڈنگ کے قریب ایک پرائیویٹ ہوٹل پر پولیس نے چھاپہ مار کر نائیجیریا کے دو باشندوں سے منشیات برآمد کر لی ہے۔

○ قصور میں ہیضہ کی وباء سے 8 بچے ہلاک ہو گئے ہیں۔

مکان برائے فروخت

بہترین محل وقوع مکان نمبر 2/4 28 دار العلوم شرقی ربوہ رقبہ ۱۵ مرلہ۔ ۴ کمرے باورچی خانہ۔ غسل خانہ وغیرہ۔ چھت کیلئے کمرے میں سے سیڑھیاں۔ میٹھا پانی۔ گیس و بجلی کی سہولت۔ خواہشمند حضرات رابطہ کریں۔ عبدالسمیع طاہر ایڈووکیٹ 3/772 عزیز آباد کراچی فون: 6312135

واشنگ مشین برائے فروخت

ایک واشنگ مشین کمرشل ٹاپ بڑا سائز اعلیٰ کنڈیشن برائے فروخت ہے جس میں خشک کرنے کا بھی انتظام ہے۔
رابطہ : سید مسعود احمد
نیو وب ڈرائی کلینرز ریلوے روڈ ربوہ
فون نمبر - 11472

ہر قسم کے جدید اور روایتی زیورات کا مرکز
میاں انوار احمد گولڈ سمتھ
نزد الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون : 213100

ہر قسم کی بیماریوں کے علاج کیلئے
پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے ہومیو ڈاکٹر
1/38 محلہ دار الفضل ربوہ فون 213207

مہنگائی کے دور میں
احمدی بھائیوں کیلئے خوشخبری
اب
نیو محمود ٹیلیویژن کمپنی
نئی انتظامیہ کے ساتھ
• احمدیہ ٹیلیویژن فری سیٹ کروائیں
• صرف 50 روپے وزٹ چارجز ادا کریں اور 100٪ رزلٹ حاصل کریں
• 8 فٹ کی سپیشل ڈش برائے احمدیہ ٹیلیویژن پر 15 فٹ کی ڈش کا رزلٹ حاصل کریں۔
21 - ہال روڈ - لاہور
7235175 - 7125089 - 7226508
7355422

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی سوانح حیات
تحدیث نعمت
ملنے کا پتہ
طاہر کمپوزنگ سنٹر، گابا بلڈنگ، رائل پارک، لاہور
فون : 636 6931-631 1931